Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

۱۳ ا رمضان المبارک ۱۳۶۸ ھ

جلد ۳ | ۱۰ ا وفا ۱۳۲۸ ہش | ۱۰ ا جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۵۸

بدھ کے روز کسی پاکستانی ڈکوٹے نے افغان علاقے پر پرواز نہیں کی

کراچی ۹ جولائی۔ آج پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں کابل ریڈیو کی اس خبر کی تردید کی گئی کہ بدھ کے روز کسی پاکستانی ڈکوٹے نے افغانستانی علاقے پر پرواز کی تھی اور کہ افغانستانی دور مار توپ نے اُسے گولہ باری کر کے بھگا دیا۔ اعلان میں وضاحت سے اس بات کی مذمت کی گئی ہے۔ کہ کوئی پاکستانی ڈکوٹہ وہاں گیا بلکہ ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا۔ کہ امریکی سفارت خانے کے ایک بیان کے مطابق وہ پرواز ایک امریکی ڈکوٹے نے کی تھی۔ جو میران شاہ کے راستے کراچی جا رہا تھا۔ اور راستہ بھٹک کر افغانستانی علاقے میں جا پڑا۔ حکومت پاکستان نے یہ تحقیق اپنے سفیر مقیم کابل کو بھیج کر تاکید کر دی ہے۔ کہ وہ حکومت افغانستان کو اس بات سے مطلع کر دے اور تلقین کرے۔ کہ وہ اس خبر کی باضابطہ طور پر تاکید کرے۔

اردو اور سندھی کے مدیران جرائد کی کانفرنس

کراچی ۹ جولائی:۔ پاکستان کی وزارت داخلہ نے مہاجرین و انصار میں خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کی غرض سے اردو اور سندھی کے بیس اخبارات کے مدیران کی ایک میٹنگ بلائی ہے یہ کانفرنس بیس جولائی کو منعقد ہوگی۔ اس کی صدارت پاکستان کے وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین کریں گے۔

پاکستان کے بحری بیڑے کا علمبردار جہاز "جہلم" پاکستان پہنچ رہا ہے

کراچی ۹ جولائی:۔ پاکستان کے بحری بیڑے کا علمبردار جہاز جہلم برطانیہ میں مرمت و آراستگی کے ۱۸ ماہ قیام کے بعد پاکستان آ رہا ہے۔ جہاز اپنے سفر میں مصر۔ عرب اور ترکی کے بندرگاہوں میں بھی قیام کرے گا۔ آج یہ پورٹ سمتھ سے جولائی ختم پہنچا۔ اس دس ماہ کے عرصہ میں افسروں اور جہازیوں نے بحری تربیت کے مختلف پہلوؤں کی تعلیم حاصل کی۔ آج جب اس علمبردار جہاز کو دیکھنے کے لئے پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم لندن مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ فلیگ افسر کمانڈنگ کے ساتھ گئے۔ تو انہیں سلامی دی گئی۔ آپ نے جواباً ایک تقریر میں پاکستان کے جہازیوں کے حسن تعلقات اور اعلیٰ تربیت حاصل کرنے کی صفات کو سراہا۔ اور انہیں بتایا کہ پورٹ سمتھ کے برطانی کمانڈر انچیف نے اُن کے حسن تعلقات اور ذہنی صلاحیتوں کی بڑی تعریف کی ہے۔

پاکستان کا یہ علمبردار جہاز استنبول میں چار دن قیام کرے گا۔ ابھی اسکندریہ۔ پورٹ سعید اور عدن میں اس کے قیام کے متعلق تفصیلی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

کراچی ۹ جولائی۔ آج سول سپلائیز کے اعلیٰ افسر نے بتایا۔ کہ راشن کا دو لاکھ گز کپڑا کراچی میں راشن کے بغیر تقسیم ہوگا۔ یہ دس گز فی کس کے حساب سے دیا جائیگا شعبہ سول سپلائیز کے ایک اور اعلان میں یہ بتایا گیا ہے کہ عید کی وجہ سے کھانڈ کے راشن میں مزید آدھ سیر کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

کشمیر کمیشن کے اختیارات پر غور

لیک سیکسس ۹ جولائی۔ آج لیک سکیس میں سلامتی کونسل کے سیکرٹری جنرل نے اخبار نویسوں کو ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ کشمیر کمیشن کے اختیارات کے بڑھانے کے متعلق بات چیت جاری ہے۔ لیکن تاحال کوئی خاص فیصلہ نہیں ہوا۔ آپ نے اس سوال کے جواب میں کہ کیا ایڈمرل نمٹز پاکستان و ہندوستان میں بطور ثالث کام کریں گے۔ آپ نے کہا کہ وہ اس وقت تک بطور ثالث کام نہیں کر سکتے۔ جب تک دونوں ملک انہیں ثالث نہ تسلیم کر لیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ اُن کی روانگی کی تاحال کوئی ٹھیک تاریخ نہیں مقرر ہوئی۔

حکومت ہند کو مسٹر بھابھا کا مشورہ

بمبئی ۹ جولائی۔ مسٹر بھابھا سابق وزیر تجارت حکومت ہند نے آج لندن کے ایک رپورٹر کو انٹرویو دیتے ہوئے حکومت ہند کو یہ مشورہ دیا کہ وہ پاؤنڈ کے مقابلہ میں ہندوستانی روپے کی قیمت کم کر دے۔

بھاری کیمیاوی صنعتوں کو فروغ

کراچی ۹ جولائی:۔ پاکستان میں بھاری کیمیاوی صنعتوں کو فروغ دینے کا کام بڑی تیزی سے شروع ہو گیا ہے چنانچہ اس سلسلے میں چاٹ گام۔ مغربی پنجاب اور کراچی میں گندھک کا تیزاب بنانے کے کارخانوں کا قیام زیر غور ہے۔ یہ کارخانے اگلے سال کے آخر تک کام کرنا شروع کر دیں گے۔ اس کے علاوہ مغربی پاکستان۔ سرحد میں اور مشرقی پاکستان میں کیمیاوی۔ ایمونیا۔ کاسٹک سوڈا ہائیڈرو کلورک ایسڈ کے کارخانوں کا کام بھی زیر غور ہے اس وقت مغربی پنجاب کے کیمیاوی کارخانے بیس ہزار ٹن سالانہ سوڈا ایش تیار کرتے ہیں۔ اور پاکستان کا سالانہ خرچ بارہ ہزار ٹن ہے۔ اس کے علاوہ حکومت زیر غور بہت جلد کلورین اور بلیچنگ پوڈر کے کارخانوں کا قیام بھی ہے۔

نئے حملہ کی کامیابی

شنگھائی ۹ جولائی۔ اطلاعات سے پتہ چلا ہے۔ کہ کمیونسٹ نیشنلسٹ حکومت پر نئے سرے سے حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں چنانچہ دریائے ینگسی کے جنوب میں دس لاکھ فوج جمع ہو چکی ہے

ایرانیوں کیلئے چینی

کراچی ۹ جولائی:۔ حکومت پاکستان نے اپنے ایرانی بھائیوں کے لئے رمضان کی سہولتیں بہم پہنچانے کے پیش نظر ۵۰ ٹن چینی ایران بھیجنے کی اجازت دیدی ہے۔

زمینداری کو ختم کر دیا جائے

سلہٹ مسلم لیگ کی قرارداد

سلہٹ ۹ جولائی:۔ سلہٹ مسلم لیگ نے اپنے ایک اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مشرقی پاکستان میں زمینداری سسٹم کو ختم کر دیا جائے اور اس سلسلہ میں حکومت زمینداروں کو زمینوں کے لئے کوئی معاوضہ نہ دے اس قرارداد میں زمینداری سسٹم کو قومی زندگی کے لئے وبال قرار دیا ہے۔ اور اسے غیر اسلامی کہا گیا ہے۔

کلکتہ ۸ جولائی۔ جنوبی کلکتہ میں ٹراموے بس سروس کے ملازمین کی ہڑتال سے ٹرام کا سلسلہ بند ہو گیا۔ لیکن شہر کے دوسرے حصوں میں ٹراموے چلتی رہیں۔

مجاہد اسلام چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ۱۱ جولائی کو کراچی پہنچ جائینگے

دمشق ۶ جولائی:۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر بذریعہ ہوائی ڈاک رقمطراز ہیں۔ کہ مکرم برادرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ ولایات متحدہ یورپ سے ہوتے ہوئے استنبول کے راستہ مورخہ ۷/۴۹ ۔ کو دمشق کے ہوائی مستقر پر اُترے۔ خاکسار اور دوستوں نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ معانقہ کرتے وقت دوست غیر معمولی خوشی محسوس کر رہے تھے

مورخہ ۹/۷/۴۹ کو بذریعہ ہوائی جہاز لبنان تشریف لے گئے۔ وہاں سے بصرہ کے راستہ امریکن کمپنی "پان امریکن" کے ذریعہ ۱۱/۷/۴۹ کی شام کو کراچی پہنچ رہے ہیں:۔

طہران ۷ جولائی:۔ اطلاع مظہر ہے کہ ایران اور شرق اردن کی حکومتوں کے درمیان مذاکرات ہونے کے بعد براہ راست سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ ہوا ہے

سرحد کے دو سیاسی نظر بند رہا کر دیئے گئے

پشاور ۹ جولائی:۔ حکومت سرحد نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا ہے۔ کہ حکومت سرحد نے دو اور سیاسی نظر بندوں کو تحریری معافی مانگنے اور حکومت پاکستان کا وفادار رہنے کا یقین دلانے پر رہا کر دیا ہے۔ اس وقت تک ۲۹، نظر بندوں کو ایسا یقین دلانے پر رہا کیا جا چکا ہے حکومت نے مسٹر یونس خان کو جو تھانہ سلیم خان تحصیل صوابی کے رہنے والے ہیں۔ رہائی کے احکام بھی جاری کر دیئے ہیں

ٹوکیو ۹ جولائی میں جاپان کے وزیر صنعت نے بتایا کہ جاپان کمیونسٹ چین سے تجارتی سمجھوتے کی بات چیت کر رہا ہے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ـــــ لاہور
۹ جولائی ۱۹۴۹ء

چہ تدبیر اے مسلماناں

کل ہم نے عرض کیا تھا کہ اگر مسلمان اقوام مسلمان رہ کر اور ایک مسلم قوم بن کر اپنی موجودہ زبوں حالی پر فتح پانا چاہتی ہیں تو ان کو اپنا نصب العین اسلام کو بنانا چاہیئے یہ نصب العین اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں واضح کر دیا ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے اس کے عملی پہلوؤں کی بھی تفصیل کر دی ہے۔ قرآن کریم نے اس نصب العین کو بہ تغیر الفاظ بلحاظ موقعہ و محل اس کثرت سے بیان کیا ہے۔ کہ جو کوئی شخص اس کا مطالعہ ذرا بھی غور و فکر سے کرے اسپر اس کا آئینہ نہ ہو جانا ناممکن ہے۔ سورۂ فاتحہ میں ہی اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہہ کر اس کی وضاحت کر دی ہے۔ پھر اسی چیز کو قرآن کریم میں جیسا کہ ہم نے کہا ہے مختلف طریقوں سے واضح کیا گیا ہے۔ فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ میں بھی وہی ہے جو سورۂ فاتحہ کی مندرجہ بالا آیہ کریمہ میں کہا ہے

ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ ائمۃ الکفر کے نصب العین اور اس کے حصول کے طریقوں اور قرآن کریم کے مقرر کردہ نصب العین اور اس کے حصول کے طریقوں میں بعد المشرقین ہے۔ ائمۃ الکفر کا نصب العین اسی دنیا سے شروع ہوتا ہے۔ اور اسی دنیا میں ختم ہو جاتا ہے اس لئے وہ حواس خمسہ سے محسوس ہوتا ہے۔ اور انسان مادی تغلب اور قربت کی وجہ سے اس طرف جلد متوجہ ہو جاتا ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کا مقرر کردہ نصب العین انسان کی مادی اور روحانی زندگی دونوں کی راہ نمائی کرتا ہے۔ اس لئے مادی تغلب کی وجہ سے انسان اسکو اکثر بھول جاتا ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آغاز آفرینش سے ہی یہ انتظام کیا ہوا ہے۔ کہ جب جب انسان اسکو اس طرح بھول جائیں کہ اسکے مقتضیات کے ایفا میں روک حائل ہو جائے۔ تو وہ اپنے کسی بندے کو مبعوث فرماتا ہے۔ جو ان کو اس نصب العین کی طرف بلاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

فی زماننا باوجودیکہ قرآن کریم جس میں اس نصب العین کو واضح طور سے بیان کر دیا گیا ہے موجود ہے اور ہر کہ ومہ اس کا مطالعہ کرتا ہے مسلمانوں نے اس نصب العین کو بالکل فراموش کر رکھا ہے۔ اور ان کی وہ حالت ہو گئی ہے۔ جس کے نقشے مختلف حساس طبع لوگ پچھلی چند صدیوں سے اپنی تصانیف میں کھینچتے چلے آ رہے ہیں۔ اور ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ تمام دنیا کے مسلمان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل بوکھلا گئے ہوئے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ نصب العین کو فراموش کئے ہوئے ہیں۔ بلکہ ان کے سامنے کوئی کسی قسم کا نصب العین موجود ہی نہیں رہا۔ سوائے اس کے کہ وہ مغرب کی ادھوری اور بدلانہ تقلید کر رہے ہیں۔ اور اس میں بھی ہنوز روز اول کا سا معاملہ ہے۔ تمام دنیائے اسلام ایک نہائت خطرناک قسم کی بحرانی حالت سے گزر رہی ہے۔ اور یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ

ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

باوجود اسکے کہ گزشتہ دونوں عالمگیر جنگوں نے مغربی تہذیب کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ اور اس کا بودا پن مسلمانوں پر بھی عیاں ہو چکا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ ہر طرح کے مصائب کے پہاڑ ان پر ٹوٹ رہے ہیں۔ اور ان کی زبوں حالی کا مرض تیسرے درجہ پر پہنچ چکا ہے۔ وہ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکے۔ کہ اس عذاب سے بچنے کے لئے ان کو کیا کرنا چاہیئے بیشک اب ان میں سے بعض اپنی زبوں حالی کا کچھ کچھ صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔ وہ اس عذاب الیم کی تلخی اپنی روحوں میں محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ایسے گھبرائے ہوئے ہیں۔ کہ ان کو پتہ نہیں چلتا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو نصب العین ان کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ اور اسکو عوام کے دلوں میں کس طرح بیدار کیا جا سکتا ہے وہ عقل کے بڑے بڑے گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ مگر پھر بھی کچھ نہیں بنتا۔

حقیقت یہ ہے کہ مغرب کی مادی ترقی کے نظاروں نے خود بڑے بڑے مفکرین کہلانے والے مسلمانوں کی آنکھوں پر اپنی رنگین عینک چڑھا دی ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ نصب العین کو بھی اسی عینک میں سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے فی الدنیا حسنۃ تک ہی اپنے تصورات کو صرف محدود نہیں کر لیا۔ بلکہ ان محدود تصورات کو بھی مغربی تخیلات کے رنگ میں رنگ دیا ہے۔ انہوں نے الہام کو اللہ تعالےٰ کی آواز نہیں بلکہ خود ملہم کے دل کی گہرائیوں کی آواز بنا دیا ہے۔ وہ نشرگاہ کے منکر ہو کر آواز کو ریڈیو سٹ کی اپنی ہی پیداوار سمجھنے لگے ہیں۔ یہی نہیں وہ یہ ماننے لگے ہیں کہ اب کوئی ریڈیو بن ہی نہیں سکتا۔ حالانکہ وہ ایک ہی سانس میں دو متضاد باتیں کہہ رہے ہیں۔ اگر نبوت محض ایک انسان کے دل ہی کی گہرائیوں سے پیدا ہوتی ہے۔ تو چاہیئے تھا کہ وہ دوسرے انسانوں کے دل کی گہرائیوں سے بھی نکلا کرتی۔ لیکن یہ نیچر پرست اس پر بھی مصر ہیں کہ اب نیچر ویسا انسان پیدا کرنے پر قادر نہیں رہی۔ آخر کیوں؟ اس کیوں کا جواب ان کے پاس کچھ بھی نہیں۔

نبوت کی اس بائی آلوجیکل توضیح نے مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ کے ایک بہت بڑے حصہ کے دلوں میں ایمان باللہ وبالرسول کی بنیاد متزلزل کر دی ہے۔ اس پر سیاسی نظریات نے کڑوے کریلے کو نیم پر چڑھا کر اور بھی کڑوا کر دیا ہے۔ جب حقیقی خدا (نعوذ باللہ) ایک بے کار چیز بن کر رہ گیا۔ اور سب کچھ اسی دنیا تک ہی محدود ہو گیا۔ تو ملکوت السموات والارض کا ملکوت الارض میں سمٹ کر رہ جانا کونسا مشکل تھا۔ خواہ یہ بات قرآن کریم کی تعلیم کے کتنا ہی متضاد کیوں نہ ہو۔ جب ہماری رائے یورپ کے بڑے بڑے مفکرین سے ٹکرا گئی ہے۔ تو قرآن کریم کا بھی اس سے متفق ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم فی الدنیا حسنۃ کو فی الآخرۃ حسنۃ اور لا تقربوا الصلوٰۃ کو وانتم سکاریٰ سے علیحدہ کر کے فکر و غور کریں۔

یہ بوکھلاہٹ ہے جس میں بعض موجودہ نام نہاد علمائے اسلام کے ذہن گرفتار ہیں۔ ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ نصب العین اور اس کے احیاء کے لئے جو انتظام ہے اس کا فہم و ادراک کس طرح ممکن ہے اس کابوس کو تو اللہ تعالےٰ ہی اپنے زبردست نشانوں سے دور کر سکتا ہے۔ جب تک وہ زوردار حملوں سے اپنے زندہ خدا ہونے کا ثبوت نہ دے دنیا اس گہری نیند سے کس طرح جاگ سکتی ہے۔

انگریز کا شکریہ

"تسنیم" کے مدیر محترم اپنی ۹ جولائی کی اشاعت کے ایک ایڈیٹوریل نوٹ میں فرماتے ہیں کہ:-

"سرحد کے عوام فطرتاً انگریزوں سے زیادہ نفرت کرتے ہیں۔ ان کے صوبے میں کسی انگریز کو گورنر مقرر کرنا پٹھانوں کی ناراضگی مول لینا تھا۔ لیکن حکومت پاکستان نے بروقت اس چیز کا احساس کر لیا۔ چنانچہ صاحبزادہ خورشید کو صوبہ سرحد کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ اب یہ صاحبزادہ صاحب کا کام ہے کہ وہ عوام کو خوش رکھیں اور ایک ظالم و جابر وزارت سے انہیں نجات دیں۔

اس کے ساتھ ہم سرحد کے سابق گورنر سر ایمبروس ڈنڈاس کی بھی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ موصوف نے نہایت وفاداری اور محنت سے اپنے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔ پاکستان کے عوام ان کے ممنون ہیں"۔

تسنیم کے مدیر محترم بتائیں کہ:-

(۱) کیا اسلامی نقطہ نظر سے آپ کے جذبات تشکر صحیح ہیں یا سرحد کے عوام کے جو انگریزوں سے نفرت کرتے ہیں؟

(۲) کیا ایک اسلامی ریاست کی کلیدی اسامی پر ایک انگریز فائز ہو سکتا تھا؟

(۳) ایک انگریز غیر رعایا کی اسلامی ریاست کے ساتھ وفاداری قابل تعریف و تشکر ہے۔ تو ایک مسلمان رعایا کی انگریز حکومت سے وفاداری کیوں قابل مذمت ہے؟

(۴) کیا سید مرحوم کی انگریز سے وفاداری خدا تعالےٰ کی وفاداری کے مقابلہ میں تھی؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے دعا اور صدقہ

آج بروز جمعہ مورخہ ۸/۷/۴۹ جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی اور چندہ جمع کر کے ایک دنبہ صدقہ کے طور پر ذبح کیا گیا۔ اسی طرح جناب چوہدری کرامت اللہ صاحب نے اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے ایک دنبہ ذبح کیا۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت کاملہ بخشے۔

نوٹ۔ چوہدری کرامت اللہ صاحب ایک عرصہ سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں احباب ان کی صحت کیلئے اور جماعت کی روحانی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

نور الدین احمدی عفی عنہ
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۱۸

سب دولت خدا کی طرف سے ہی آتی ہے پس اسے خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل نہ کرو

رمضان کے مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ جولائی ۱۹۴۸ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

(یہ گزشتہ سال کا خطبہ ہے جو چھپنے سے رہ گیا تھا اب شائع کیا جاتا ہے)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے گزشتہ جمعہ میں جو یہاں پڑھایا تھا۔ جماعت کو اس بات کیطرف

توجہ دلائی تھی

کہ اگرچہ یہاں کی جماعت زیادہ منظم ہے۔ اور یہاں کی جماعت کے کارکن زیادہ ہوشیار ہیں۔ مگر تبلیغ کی طرف پوری توجہ نہیں دی گئی اس کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ مجھے نماز کے بعد بتایا گیا تھا۔ کہ جماعت نے اس طرف بھی توجہ دی ہے۔ اور یہ بھی خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ امید ہے کچھ افراد قریب میں بیعت بھی کر لیں۔ لیکن میری اس سے تسلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ جس سرعت کے ساتھ ہماری جماعت نے آگے بڑھنا ہے۔ اس سرعت کے ساتھ ہماری موجودہ جدوجہد کو کوئی نسبت نہیں۔

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جہاں جماعت کے اور محکموں میں اچھی چستی پائی جاتی ہے وہاں چندہ میں بھی کافی سرگرمی دکھائی گئی ہے۔ خطبہ کے بعد یہاں کی جماعت کے فنانشل سیکرٹری (قاضی شریف الدین احمد صاحب) مجھے ملے۔ جو فنانشل سیکرٹری میں نے اب تک دیکھے ہیں۔ ان میں سے وہ

سب سے زیادہ ہوشیار

اور زیادہ مستعد معلوم ہوئے۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ صحیح طور پر کام کرنے والے ہیں۔ میں نے ان پر جرحیں بھی کیں اور بتایا کہ حسابات کو اس طرح بھی رکھا جا سکتا ہے۔ شروع میں وہ رکے۔ بعد میں اپنی کاپی نکال کر رکھ دی۔ اور بتایا کہ میں نے حسابات کو اس طرح بھی رکھا ہے حسابات میں اگرچہ بہت سی خامیاں اب بھی ہیں۔ مگر پھر بھی انہوں نے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ اور نہ صرف محنت سے کام کیا ہے بلکہ عقل سے بھی کام کیا ہے۔ دنیا میں ہزارہا آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ جو محنت کرتے ہیں۔ لاکھوں ایسے ہوتے ہیں جو پوری کوشش اور جدوجہد کرتے ہیں۔ مگر ان کی سب کوششیں رائیگاں جاتی ہیں۔ ان کی محنت کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ کیونکہ وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔ مگر ایک اور شخص آتا ہے۔ وہ

ایک سیدھا راستہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس کے ذہن کو روشنی مل جاتی ہے۔ اور وہ اس کام کو صحیح طور پر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں کے فنانشل سیکرٹری نے عقل سے کام لے کر کام کو مکمل کرنے کی کوشش کی ہے مگر پھر بھی ترقی کی ابھی کافی گنجائش ہے بعض احباب نے صحیح تشخیص اپنی آمد کی نہیں بتائی بہر حال انہوں نے کوشش کی ہے۔ اگر وہ مزید کوشش کریں۔ اور احباب جماعت ان کے ساتھ تعاون کریں۔ تو یقیناً کوئٹہ کا یہ محکمہ اپنے رنگ میں باقی جماعت کے لئے مثال بن جائے گا۔ پس میں جماعت کو

نصیحت کرتا ہوں

کہ انہیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ تمام افراد جماعت پر واضح کر دیں کہ صرف ظاہری طور پر چندہ کا بڑھا دینا عزت کا موجب نہیں۔ مثلاً ایک شخص کی آمدن سو روپیہ ہے۔ اور وہ چالیس روپے بتاتا ہے۔ اور اپنی آمد کا پچاس فیصدی چندہ دیتا ہے۔ یہ مخلص ترین انسان ہے لیکن حقیقت یہ ہو گی۔ کہ اس نے ۴۰ میں سے ۲۰ دیئے اور اس کی آمد ۴۰ نہ تھی بلکہ ۱۰۰ تھی۔ اور ۱۰۰ میں سے ۲۰ دینے کے معنے یہ ہوئے کہ اس نے ۲۰ فیصدی چندہ دیا۔ اسے چاہیئے تھا کہ ۱۰۰ میں سے ۵۰ چندہ دیتا۔ اور یا پھر کہدیتا کہ وہ ۲۰ فیصدی چندہ دے گا۔ اور یہ اس کے لئے زیادہ مناسب ہوتا۔ ایسا کرنے والا شخص انسان کو دھوکا دے سکتا ہے۔ مگر خدا جو عالم الغیب ہے اسے دھوکہ نہیں دے سکتا۔ انسانی معلومات ناقص ہو سکتی ہیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چندہ

دینے والا زیادہ چست اور چالاک ہو۔ زیادہ تیز اور تند ہو وہ چندہ لینے والے سے بگڑ بیٹھے۔ اور کہے کہ جو میں کہتا ہوں وہ صحیح ہے۔ ہم اس کی بات مان لیں۔ پھر وہ پھسلنے والا بھی ہو سکتا ہے، ہو سکتا ہے کہ ہم اسکے گھر ۲۰ دفعہ جائیں۔ ۲۰ پھیرے ڈالیں۔ اور وہ ہر پھیرے پھر کوئی نہ کوئی عذر پیش کر دے۔ ان پھیروں سے بچنے کے لئے اور اس لئے کہ زیادہ وقت ضائع نہ ہو ہم اس پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ اور وہی آمد سمجھ لیتے ہیں جو وہ بتاتا ہے۔ اور اسی کے مطابق چندہ لے لیتے ہیں۔ یہ ساری باتیں ہو سکتی ہیں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا جو عالم الغیب ہے وہ بھی حقیقت کو نہ جانتا ہو۔

چندہ کا بدلہ

فنانشل سیکرٹری صاحب نے نہیں دینا۔ بلکہ وہ تو اسکے ہزارویں حصہ کا بھی بدلہ نہیں دے سکتے۔ فنانشل سیکرٹری صاحب کی آمد زیادہ سے زیادہ دو تین سو ہو گی۔ اور چندہ ۲۰۔ ۳۰ ہزار ہے۔ اور دس سال میں یہ چندہ لاکھوں تک جا پہونچتا ہے۔ بلکہ ناظر بیت المال میں بھی یہ طاقت نہیں کہ وہ چندہ کا بدلہ ادا کر سکے۔ صدر انجمن احمدیہ بھی اس کا بدلہ ادا نہیں کر سکتی۔ میں بھی اس کا بدلہ ادا نہیں کر سکتا غرض چندے کا بدلہ خدا نے دینا ہے۔ اور خدا کو یہ پتہ ہے کہ اس شخص کی آمد سو تھی ۴۰ نہیں تھی۔ اگر تو اس کا خدا کو بھی پتہ نہیں۔ تب تو ایک حد تک گزارہ ہو سکتا ہے لیکن خدا کو اگر اس کا پتہ ہے۔ تو وہ ہماری سب باتوں کو جانتا ہے۔ تو وہ یقیناً اس کا محاسبہ کرے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کام بھی کرو احتساباً کرو۔ اور یہ سمجھ کر کرو کہ اس کا

خدا نے بدلہ دینا ہے۔ اور خدا عالم الغیب ہے تو ہماری کیا حالت ہو گی۔ جب رجسٹر پیش ہوں گے۔ تو ہم نے ۴۰ میں سے ۲۰ چندہ لکھایا ہو گا۔ لیکن ہماری وہ آمدن صحیح نہ تھی۔ ہماری صحیح آمدن سو تھی۔ اور اس میں سے ہم نے ۲۰ چندہ دیا۔ مگر ایک دوسرے شخص نے جس کی آمدن ۸۰ تھی۔ اس نے بھی ۲۰ چندہ دیا۔ اور ۲۵ فیصدی چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ دیکھنے والے تو ہمیں مخلص ترین انسان سمجھیں گے۔ اور واہ واہ کریں گے کیونکہ ہم نے ۴۰ میں سے ۲۰ چندہ دیا۔ اسے کم ایمان والا کہیں گے۔ اس کا قصور یہی ہے۔ کہ اس نے سچائی سے کام لیا۔ پس اگر سچ بولنا قصور ہے۔ اگر سچ بولنا جرم ہے۔ اگر سچ بولنا غلطی ہے۔ تو واقعی ۸۰ میں سے ۲۰ دینے والے میں اخلاص کی کمی ہے۔ لیکن اگر حقیقت کو دیکھا جائے۔ تو اس نے اپنی آمدن کو صحیح دکھایا۔ اور ۸۰ میں سے ۲۰ چندہ دیا۔ مگر ہم نے ۱۰۰ میں سے ۲۰ دیئے۔ اور آمدن کو کم دکھایا اور خدا تعالےٰ کا جرم کیا۔

جھوٹ بولنا بھاری گناہ ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے متواتر فرمایا ہے کہ مومن جھوٹ نہیں بولتا۔ ایک شخص جھوٹ بولکر اپنی ساری کی ساری نیکی کو ضائع کر دیتا ہے۔ دنیا میں بھی یہی دیکھنے میں آتا ہے۔ گورنمنٹ ایک آدمی کو مالیہ اکٹھا کرنے کے لئے بھیجتی ہے۔ وہ ۵۰ ہزار روپیہ اکٹھا کر کے لاتا ہے لوگ نادہند تھے اس نے تحقیقاتیں کیں۔ اور روپیہ وصول کر لیا۔ اس طرح خزانہ میں روپیہ بڑھ گیا لیکن بعد میں گورنمنٹ کو پتہ چلا کہ وہ ایک ہزار روپیہ کھا گیا ہے۔ اس نے غلط حساب پیش کیا ہے۔ ۵۰ ہزار روپے اس نے اکٹھے کئے تھے۔ جن میں سے ایک ہزار روپیہ وہ کھا گیا۔ اپنی دیانت اور امانت کی قیمت کو نہ جانا ۴۹ ہزار روپیہ جمع کرائے اور ایک ہزار روپیہ خود کھا گیا۔ اب دیکھو یہ ایک ہزار روپیہ اس کی تمام کوششوں کو

باطل کر دے گا

گورنمنٹ اسے ضرور سزا دے گی۔ اور اس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرے گی۔ یہ صحیح ہے کہ اس نے کوشش کر کے اور محنت کر کے ۴۹ ہزار روپیہ جمع کر کے گورنمنٹ کے خزانہ میں داخل کرا دیا۔ مگر ایک ہزار جو اس نے کھا لیا۔ وہ باقی ۴۹ ہزار پر بھی

پائی پھیر دے گا۔ اب اگر وہ یہ کہے کہ یہ روپیہ گورنمنٹ کو نہیں مل سکتا تھا۔ میں نے کوشش کی اور ۴۹ ہزار روپیہ اکٹھا کر کے لے آیا۔ اب اس میں سے دو۔ چار۔ دس۔ بیس جتنا تم سمجھتے ہو کہ آ سکتا ہے کاٹ لو اور باقی کو میری پیدا کردہ آمد سمجھ لو۔ تو کیا کوئی بیوقوف سے بیوقوف مجسٹریٹ بھی اسے صحیح مانے گا اور کیا کوئی احمق سے احمق افسر بھی اسے درست مانے گا۔ پس اگر ایک

دنیاوی گورنمنٹ

اس جھوٹ کو معاف نہیں کر سکتی۔ تو پھر اللہ تعالےٰ جھوٹ کو کیسے معاف کر سکتا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اس نے غلط آمد لکھوائی اور اس نے پچاس فیصدی چندہ دینے کا وعدہ کیا جس سے لوگوں میں تحریک پیدا ہو گئی اور وہ بھی پچاس فیصدی چندہ دینے لگ گئے مگر خدا کو اس سے کیا فائدہ پہنچا۔ اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کا ارتکاب کیا۔ گورنمنٹ کو تو فائدہ پہنچ سکتا ہے کیونکہ اسے فائدہ کی ضرورت ہے۔ اگر اسے پچاس ہزار روپیہ نہ آتا تو اسے نقصان ہوتا مگر خدا تعالےٰ کو فائدہ کی کیا ضرورت ہے۔ اگر تم چندہ نہ دو تو اسے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ وہ تو ثواب کے لئے ہم سے

نیک کام

کرواتا ہے۔ اور جب ثواب کا سوال آئے گا تو اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ تمہارے ساتھ کوئی رعایت کرے۔

اللہ تعالےٰ انسان کو اس طرح غیب سے دیتا ہے کہ اس کا اندازہ لگانا ہی ناممکن ہے اور نہ ہی اس کا کوئی حساب کر سکتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ سوچا ہے کہ میری آمدن بہت کم ہے اور خرچ بہت زیادہ ہے لیکن پھر بھی خرچ چلتا چلا جاتا ہے حساب سے اس کا ٹھیک پتہ نہیں چلتا۔ بعض دفعہ میں دو دو تین تین گھنٹہ تک حساب کرتا رہتا ہوں مگر پھر پریشان ہو کر اسے چھوڑ دیتا ہوں۔ بہرحال میرا خرچ چلتا جاتا ہے اگرچہ آمد بہت ہی کم ہے۔

حضرت عائشہؓ

فرماتی ہیں کہ میرے پاس کچھ گندم تھی۔ میں اس میں سے کھاتی رہی اور کبھی اس کا حساب نہ کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مجھے خیال آیا کہ یہ دیکھنا چاہئے کہ اب کتنی گندم باقی رہ گئی ہے۔ ایک دن میں نے اس گندم کو نکالا اور اندازہ کیا۔ اس کے بعد وہ گندم دس دن میں ہی ختم ہو گئی

اللہ تعالےٰ کے راہ

بے انتہا ہیں۔ سب چیزیں اور مال و دولت اس کے پاس ہے۔ زمین و آسمان اس کے پاس ہے اس کا اربواں ارب حصہ بھی کسی کے پاس نہیں پھر اسے ہمارے چندوں کی کیا ضرورت ہے۔

وہ تو ان ذریعوں سے ہمیں ثواب کا موقع عطا کرتا رہتا ہے۔ ورنہ اسے ان کی ضرورت نہیں۔ ہزاروں ایسے امیر ہیں جو غریب ہو گئے اور ہزاروں ایسے غریب ہیں جو امیر ہو گئے۔

پرسوں اخبار میں

بلغاریہ کے سابق بادشاہ

کے متعلق چھپا تھا کہ ایک شخص جو بلغاریہ میں اس کا مکان اور گلیاں صاف کیا کرتا تھا بلغاریہ سے امریکہ چلا گیا۔ وہاں اس نے محنت سے کام کیا اور کوشش کی اور کچھ عرصہ کے بعد وہ لکھ پتی ہو گیا۔ اس نے بادشاہ کو ایک خط لکھا۔ بعض لوگوں کو خط لکھنے کا شوق ہوتا ہے خواہ اس سے کوئی فائدہ مدنظر ہو یا نہ ہو۔ ایسے لوگ خیال کر لیتے ہیں کہ چلو ہمارے خط کا جواب آجائے گا تو ہمارے پاس نشان کے طور پر رہے گا بلغاریہ کے سابق بادشاہ نے اس خط کا فوراً جواب لکھا کہ اسے کھانے پینے کی سخت تکلیف ہے اگر وہ شخص اسے خوراک کا پارسل بھیج دے تو اس کی بڑی مہربانی ہو گی۔ اخبار نے یہی سرخی دی تھی کہ بادشاہ خاکروب سے بھیک مانگتا ہے۔ اب دیکھو وہ خاکروب ایک وقت میں گلیاں صاف کیا کرتا تھا اور یہ بادشاہ تھا۔ اب بادشاہ اس خاکروب کو لکھتا ہے کہ اگر تم خوراک کا ایک پارسل مجھے بھیجو تو تمہاری مہربانی ہو گی۔ کیونکہ میں اب بڈھا ہو گیا ہوں اور خوراک کم ملتی ہے۔

غرض بعض دفعہ بڑے سے بڑے آدمی کی حالت بھی گر جاتی ہے اور ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی ترقی کر کے بڑا بن جاتا ہے۔ وہ شخص بیوقوف ہوتا ہے جو اس پر صدمہ کرتا ہے۔ دہلی کے بادشاہوں کے بعض شہزادوں کو میں نے خود پانی پلاتے دیکھا ہے۔ ایک دفعہ میں دہلی گیا ایک شخص گلیوں میں پانی پلا رہا تھا۔ مجھے ایک دوست نے بتایا کہ

یہ شہزادہ ہے

میں نے اسے کہا کہ تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ یہ شہزادہ ہے۔ اس نے کہا کہ میں جانتا ہوں اور میں اس کا ثبوت بھی دے سکتا ہوں۔ اس نے اس شہزادے کو بلایا اور پانی مانگا۔ ہم نے پانی پیا۔ اس وقت قاعدہ یہ تھا کہ سقے پانی پلاتے تھے اور پھر کٹورا آگے کر دیتے تھے۔ قیمت مقرر نہیں ہوتی تھی۔ پانی پینے والا پیسہ دو پیسے اسے دے دیتا تھا۔ پانی پینے کے بعد اس دوست نے مجھے اشارہ کر دیا کہ اسے پیسہ نہ دینا۔ وہ شہزادہ تھوڑی دیر گردن اکڑا کے کھڑا رہا اور پھر چلا گیا۔ اس دوست نے مجھے بتایا کہ

احساس خودداری

کی وجہ سے یہ مانگتا نہیں۔ صرف تھوڑی دیر کیلئے گردن اکڑا کے کھڑا ہو جاتا ہے اور لوٹ جاتا ہے ایسا کرنے سے یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ اگر تم نے میرا حق دینا ہے تو دیدو ورنہ میں مانگتا نہیں۔ ابھی دیکھ لو مشرقی پنجاب سے بعض لوگ ایسے آئے ہیں جن کا وہاں ہزاروں کا نقصان ہو گیا ہے مگر وہ کسی سے مانگتے نہیں۔ ان میں ہمت پائی جاتی ہے وہ کام کرنا چاہتے ہیں اور کسی سے مانگتے نہیں۔

نقصان جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس نقصان کی وجہ سے ان کے دل کی کیا حالت ہے۔ قادیان میں میری

لاکھوں کی جائداد

تھی۔ میری کوٹھی دار الحمد کی موجود قیمت دس لاکھ تھی اور پھر یہی جائداد ہی نہیں تھی بلکہ اور بھی جائداد تھی۔ قادیان میں جائدادوں کی قیمتیں یکدم بڑھ گئی تھیں اور اس طرح ہمارے خاندان کی ایک کروڑ سے بھی زیادہ قیمت کی جائداد تھی۔ لیکن مجھے ایک لمحہ کے لئے بلکہ ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصہ کے لئے بھی اس کا کبھی خیال نہیں آیا کہ میرا کوئی نقصان ہو گیا ہے۔ مجھے تو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے کے سامنے ذکر کرتے سے شرم آتی ہے کہ یہ بھی کوئی چیز ہے۔ آخر ہمارا کون حق تھا اور ہم نے کونسی خدمت کی تھی کہ جس کے بدلہ میں خدا نے ہمیں یہ جائداد دی۔ ہمارے باپ دادوں کی وجہ سے یہ جائداد ہمارے ہاتھ آئی۔ خدا نے

قادیان کو بڑھایا

لوگ ہجرتیں کر کے قادیان آ گئے۔ جائداد کی قیمت بڑھ گئی اور اتنی بڑھی کہ ہزار گنا ہو گئی۔ میری کوٹھی دار الحمد بتیس ۳۲ ہزار روپیہ میں تیار ہوئی تھی اور اس کی زمین پچاس ۵۰ ہزار روپیہ کی تھی۔ اب اس کی قیمت بیس ۲۰ ہزار سے دس لاکھ ہو گئی تھی۔ قادیان کے بعض ٹکڑوں کی قیمت بیس بیس ہزار روپے فی کنال ہم نے خود دی ہے۔ کیا یہ جائدادیں ہم نے خود بنائی تھیں یا ہم نے تو خریدی تھیں۔ اس خدا نے ہم کو یہ جائدادیں دیں۔ اسی نے بھائی بڑھا دیے اسی نے گاہک بھیجے اور اس طرح ہماری جائداد کو کئی گنا زیادہ کر دیا۔ ہمارا اس میں کوئی دخل نہ تھا۔ دنیوی لحاظ سے تو میں اسے کچھ نہیں سمجھتا خواہ وہ جائداد ہمیں واپس ملے یا نہ ملے۔ لیکن چونکہ

قادیان ہمارا دینی مقام ہے

اس کی عظمت کی وجہ سے ہماری یہ خواہش ہے کہ وہ جگہ ہمیں واپس مل جائے سو نہ اگر نہ بھی ملے تو کوئی افسوس نہیں۔ میں تو یہ خیال کر رہا ہوں کہ جماعت میں تحریک کروں کہ اب اگر دوست واپس قادیان جائیں تو اپنی جائدادیں وقف کر کے جائیں۔ تا قادیان خالص مذہبی مقام ہو جائے۔

دنیا میں دولتیں آتی بھی ہیں اور جاتی بھی ہیں انسانی عقل کا اس میں چنداں دخل نہیں ہوتا یہ تو

خدا کا فضل ہے

کہ وہ ہمیں دولت دیتا ہے۔ سب دولت محض خدا کی طرف سے آتی ہے۔ اگر کوئی اس میں بخل سے کام لیتا ہے تو یہ اس کی غلطی ہے۔ ہاں اگر کوئی بخیل ہے تو وہ معذور ہے۔ ایک شخص مانتا ہے کہ خدائی تحریکات کوئی چیز نہیں۔ اگلا جہان کوئی چیز نہیں اور جو خدا کہتا ہے وہ غلط ہے۔ تو وہ معذور ہے۔ مگر جو ان چیزوں کو مان کر بھی بخل سے کام لیتا ہے وہ غلطی کرتا ہے۔ پس میں یہاں کی جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جماعت کے فنانشل سیکرٹری سے تعاون کریں اور انہیں صحیح آمدنیں بتائیں تاان کا حساب ٹھیک ہو۔

اگر کوئی شخص

اپنی آمد

نہیں بتانا چاہتا تو پھر وہ سو میں سے دس ہی دے۔ بیت المال والوں کو بھی اس قسم کی ہدایات ملی ہوئی ہیں کہ وہ کسی کی آمدن کو ظاہر نہ کریں۔ اور اسے راز کے طور پر رکھیں۔ گورنمنٹ بھی اسے راز کے طور پر رکھتی ہے۔ بنکوں کو لے لو بنک کا حساب کسی دوسرے کو نہیں بتایا جا سکتا۔

ایک دفعہ

ایک ذمہ وار افسر

سے گفتگو میں یہ ذکر آ گیا کہ ایک شخص باہر سے فساد پیدا کر رہا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کے پاس روپیہ کہاں سے آتا ہے میں نے کہا کہ میں بتاؤں کہ اس کے پاس روپیہ کہاں سے آیا۔ فلاں شخص کو امریکہ سے روپیہ آتا ہے۔ اور فلاں بنک میں جمع ہوتا ہے۔ وہاں سے وہ روپیہ باہر جاتا ہے اور اس شخص تک پہنچتا ہے۔ میں نے بنک کا نام بھی بتایا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ سارے امکانات ہو سکتے ہیں آپ نے ٹھیک اندازہ لگایا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ بات نہ تھی کہ دشمن کو ہمارے ملک میں سے ہو کر روپیہ جاتا ہے لیکن قرائن سے آپ کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ پھر بنک میں سے پتہ کر لو صحیح علم حاصل ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ

اکاؤنٹ ایک راز ہوتا ہے

اور بنک کبھی نہیں بتائے گا۔ پس اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی آمد راز میں رہے تو بیت المال والوں کو بھی چاہئے کہ وہ اسے راز میں رکھیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی صحیح آمدن نہیں بتاتا تو اس سے بیسیوں گنا بہتر ہوتا کہ وہ سو میں سے دس چندہ دیتا۔ بجائے اس کے کہ وہ سو کی بجائے چالیس آمد لکھواتا اور پچیس ۲۵ فی صدی کا وعدہ لکھواتا۔

یہ چیز اسکی موجودہ نیکیوں کو ہی برباد نہیں کرتی۔ بلکہ اسکی پرانی نیکیوں کو بھی برباد کر دیتی ہے۔ اور اسے

فائدہ کی بجائے نقصان

ہوتا ہے۔ اگر وہ سو میں سے دس چندہ دیتا۔ تو اس کے لئے آگے بڑھنے کا بھی موقعہ نکل آتا۔ اور وہ قربانی میں اور ترقی کر سکتا۔ مگر جب وہ اپنے قول کے لحاظ سے آخری حد تک پہنچ گیا۔ تو پھر وہ اس نیکی سے بھی محروم ہو جائے گا۔ کبھی بھی کوئی اسے مزید قربانی کی تحریک نہیں کریگا۔ لیکن اگر وہ سو میں سے دس دیتا۔ تو پھر کبھی نہ کبھی اسے اپنے چندہ میں زیادتی کرنے کا خیال آجاتا۔ اور وہ چندہ دس فی صدی سے زیادہ کر دیتا۔ لیکن اگر وہ پہلے ہی غلط آمدنی لکھا کر آخری حد تک پہنچ جاتا ہے۔ تو چندے مانگنے والے جب اس کے پاس پہنچیں گے۔ تو وہ یہی سمجھیں گے۔ کہ یہ تو پہلے ہی آخری حد تک پہنچا ہوا ہے۔ اس کو

نیک تحریک

کی ضرورت ہی نہیں۔ ایک شخص تو یہ چاہتا ہے۔ کہ فرشتے بھی اس کے پاس نہ آئیں۔ لوگ تو یہ دھوکا کھا جائیں گے۔ کہ جتنی وہ قربانی کر سکتا تھا۔ اس نے کر دی ہے۔ مگر وہ ایسا کرنے سے خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ ایک شخص اگر یہ کہتا ہے۔ کہ وہ ۲۴ گھنٹے مصلے پر ہی بیٹھا رہتا ہے۔ تو اسے مزید عبادت کے لئے کیا کوئی تحریک کر سکتا ہے۔ دن میں ۲۵ گھنٹے تو ہو نہیں سکتے۔ اور نہ اس سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔ پس جب وہ کہتا ہے۔ کہ میں ۲۴ گھنٹے مصلے پر ہی بیٹھا رہتا ہوں۔ تو پھر اسے

مزید عبادت کی تحریک

کیسے ہو سکتی ہے۔ اگر وہ غلط بات بتا دے گا۔ تو اس کے ساتھی اور دوست بھی اسے کوئی مزید تحریک نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی اس کے خیر خواہ اسے نیکی کی طرف راغب کر سکتے ہیں۔ وہ یہ سمجھیں گے۔ کہ یہ تو پہلے ہی قربانی کی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ اسے اور کیا تحریک کریں۔ غرض اس طرح وہ نیک تحریک سے بھی محروم ہو جائیگا۔ اور دوستوں کو بھی اس کے حالات ٹھیک کرنے اور درست کرنے کا موقعہ نہیں ملیگا۔

دوسری بات جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ

رمضان آنے والا ہے

اور شاید اگلا جمعہ رمضان میں ہی آئے۔ میں کوئٹہ اس نیت سے آیا تھا۔ کہ تا میں روزے رکھنے کے قابل ہو سکوں۔ مگر جب سے میں یہاں آیا ہوں۔ میری طبیعت خراب ہے۔ سندھ میں میں بالکل اچھا رہا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بیماریاں بھی آتی رہی ہیں۔ مگر طبیعت میں طاقت تھی۔ اور کام کرنے کو جی چاہتا تھا۔ مگر یہاں یہ حالت ہے کہ میں بیٹھ کر کام نہیں کر سکتا۔ جی یہی چاہتا ہے۔ کہ چارپائی پر لیٹا رہوں۔ اور لیٹ کر ہی کام کروں۔ چارپائی سے اٹھنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ (خدا تعالیٰ کے فضل سے لبعد میں طبیعت ٹھیک ہو گئی۔ اور صرف چند روزے بیماری کی وجہ سے رہ گئے۔ باقی روزے رکھنے کی خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق مل گئی) لیکن تمہیں یہ چیز میسر ہے۔ اور پھر یہاں سردی بھی ہے۔ باہر دوسرے علاقوں میں تو شدت کی گرمی پڑتی ہے اس لئے تم پورے روزے رکھنے کی کوشش کرو۔ تا اس مبارک مہینہ سے پوری طرح فائدہ حاصل کر سکو۔ اکثر دفعہ یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ

بہانے بنا کر

روزے چھوڑ دیتے ہیں۔ ہماری جماعت میں روزے کی عبادت کم ہے۔ قادیان میں تو اب یہ عبادت شروع ہو گئی ہے۔ اور اس کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ میں نے قادیان والوں سے کہا تھا۔ کہ اگر تم قادیان میں رہتے ہو۔ اور دین کی خاطر رہتے ہو۔ تو تمہیں اس عبادت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ کم از کم

ہفتہ میں دو روزے

تو رکھا کرو۔ ہمارے ایک دوست حافظ نور الٰہی صاحب مرحوم تھے۔ انہوں نے تو ہاں ہر روز روزہ رکھنا شروع کر دیا تھا۔ چونکہ بڑی عمر کے آدمی تھے۔ مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے ان کے دماغ میں نقص آگیا۔ اور وہ وہیں فوت ہو گئے۔ بہر حال ہماری جماعت میں روزے کی عبادت کی کمی ہے۔ اور میں نے جہاں تک دوستوں سے گفتگو کی ہے۔ مجھے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ پچھلے

چھوٹے ہوئے روزے

بہت ہی کم رکھے جاتے ہیں۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہماری جتنی توفیق تھی۔ اتنے روزے رکھ لئے اب اگر کوئی روزہ رہ گیا ہے۔ تو کیا ہوا۔ حالانکہ یہ ایک قرض ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی دائم المریض ہو۔ یا اتنا کمزور ہو۔ کہ وہ روزہ نہ رکھ سکے۔ لیکن اگر وہ دائم المریض نہیں۔ اور نہ اتنا کمزور ہے۔ کہ وہ اس عبادت سے مستثنیٰ ہو سکے۔ اور پھر اس سے کچھ روزے چھوٹ گئے ہوں۔ اور اس کے بعد اس پر جوانی کے دن باقی رہے ہوں۔ اور روزے رکھنے کی طاقت بھی باقی رہی ہو۔ اور پھر روزے اس نے پورے نہ کئے ہوں۔ تو اس کے لئے تو

بخشش کی کوئی صورت

نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ پچھلے کئے ہوئے گناہ کو اگلی عمر دور کر دے۔ بڑھاپا اس گناہ کو تو دور کر سکتا ہے جس سے پہلے بڑھاپا ہو۔ لیکن اس گناہ کو دور نہیں کر سکتا۔ جو بڑھاپا آنے سے پہلے کیا گیا ہو اور پھر اس پر کئی سال جوانی کے گزر چکے ہوں۔ اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت باقی رہی ہو۔ ہاں اب وہ کمزور ہو گیا ہو۔ یا بوڑھا ہو گیا ہو۔ کہ وہ روزے نہ رکھ سکتا ہو۔ تو ایسے شخص کے گناہ پھر توبہ۔ کفارہ اور خدا کے سامنے

ندامت کے اظہار

سے ہی معاف ہوں تو ہوں۔ یا شاید مختلف نیکیوں کی زیادتی اسے معاف کرا دے۔ لیکن بظاہر اس کی معافی کی کوئی صورت نہیں۔ پس روزوں کے ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔

میں نے کچھ عرصہ پہلے اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ بچے روزے نہ رکھا کریں۔ مگر اس سے غلط مطلب لے لیا گیا ہے۔ اور

بچے کی تعریف

بہت لمبی کر دی گئی ہے۔ گویا روزے حذف ہی کر دیئے گئے ہیں۔ ۱۷-۱۸ سال کی عمر کے بچے کو بھی بچہ سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ ابھی بچہ ہے۔ اس لئے روزے نہیں رکھ سکتا حالانکہ روزوں کا زمانہ آٹھ نو سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے۔ پہلے ایک دو روزے رکھے۔ اور پھر اسی طرح ترقی کرتا جائے۔ ۱۴-۱۵ سال کی عمر میں تو اتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ اسے ضرور روزے رکھنے چاہئیں۔ ہاں بعض بچے اس عمر میں بھی کمزور ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر ان کے متعلق سرٹیفیکیٹ دے سکتا ہے۔ کہ انہیں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ بہر حال

۱۵-۱۶ سال کا بچہ

اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اکثر روزے رکھ سکے۔ یا سارے روزے رکھ سکے۔ ۱۸-۱۹ سال کی عمر میں تو اس پر بلوغت کا زمانہ آجاتا ہے۔ اس وقت تو کوئی وجہ ہی نہیں۔ کہ وہ پورے روزے نہ رکھے۔ اگر کوئی اس میں کوتاہی کرتا ہے۔ یا کمزوری دکھاتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اچھے بھلے آدمی روزے نہیں رکھتے۔ اور یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ روزے رکھنے سے پیچش لگ جاتی ہے۔ حقیقت میں ان کی اپنی

نیت نیک نہیں ہوتی

اور مروڑوں کا بہانہ کر دیا جاتا ہے۔ اصل میں مروڑ ان کے دل میں اٹھتا ہے۔ اور ایسی کمزوری حائل ہو جاتی ہے کہ وہ اس عبادت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس کوشش کرو۔ اور اس مہینہ سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ۔ تہجد پڑھو اور اس طرح پڑھو۔ کہ یہ مہینہ تمہیں تہجد کی عادت ڈال دے۔ ہماری جماعت میں یہ کمی بھی پائی جاتی ہے۔ تہجد کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ صرف نماز پڑھنی ہی کافی نہیں۔ بلکہ

ذکر الٰہی

کی بھی عادت ڈالنی چاہیئے۔ قادیان میں تو میں نے اکثر کو ذکر الٰہی کی عادت ڈال دی تھی۔ دوسرے احباب کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ میں کسی دن مجلس میں پوچھوں گا۔ کہ تم میں سے کتنے تہجد گذار ہیں۔ مگر مجھے یقین ہے۔ کہ اتنوں میں کوئی ایسی تعداد تہجد پڑھنے والی نہیں نکلے گی۔ جو خوشی کا موجب ہو۔ دوسرے ذکر الٰہی سے طبیعت میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔ ذکر الٰہی کرنا تو گویا (switch on) سوئچ اون کرنا ہے۔ سوئچ اون (switch on) کر دیا جائے۔ تو روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اگر سوئچ اون (switch on) نہ کیا جائے۔ تو پھر اندھیرا ہی رہتا ہے۔ اس طرح اگر ذکر الٰہی نہ کیا جائے۔ تو طبیعت

روشن نہیں ہوتی

پس تم اپنے اندر ذکر الٰہی کی عادت پیدا کرو۔ تا خدا سے تمہارا تعلق بڑھ جائے۔ تمہارے اندر ہمت پیدا ہو جائے۔ تمہاری نظروں میں تاثیر پیدا ہو جائے۔ اور دشمن کے دلوں میں بھی تمہارا رعب بیٹھ جائے۔ اور دشمن خود بول اٹھے۔ کہ یہ لوگ واقعی

روحانیت کے پتلے

ہیں۔ آخر اس سلسلہ نے غالب آنا ہے۔ اور تھوڑے رہ کر غالب نہیں آنا۔ ہماری تعداد زیادہ ہو گی۔ تبھی ہم دنیا پر غلبہ حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن جو قدم اس کے لئے تم اٹھا رہے ہو۔ وہ اتنا لمبا ہے۔ کہ اس سے کامیابی مشکل ہے۔ خدا ہی ہے کہ کوئی نشان دکھائے۔ تو دکھائے۔ مگر خدا کی بھی یہ سنت ہے۔ کہ وہ ہر جگہ نشان نہیں دکھاتا۔ وہ بھی اس وقت نشان دکھاتا ہے۔ جب قوم ایسی مصیبت میں پڑ جائے۔ کہ اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنا اس کے بس کی بات نہ ہو۔ پھر اگر وہ نشان دکھا بھی دے۔ تو ہمیں اس سے کیا فائدہ۔ لوگوں کا تو گھر بھر جائے گا۔ ہم تو کورے کے کورے ہی رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کی مجلس میں

ایک دفعہ

مولوی برہان الدین صاحب جہلمی مرحوم بیٹھے ہوئے تھے۔ باتیں ہو رہی تھیں۔ وہ کہنے لگے۔ کہ میری بہن نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ وہ جنت میں ہے۔ اور میں (مولوی برہان الدین صاحب جہلمی مرحوم) بھی وہاں پھر رہا ہوں۔ اور سر بیچتا پھرتا ہوں۔ اس خواب کی تعبیر کیا ہے۔ مولوی برہان الدین صاحب مرحوم پر اس خواب کا اتنا گہرا اثر تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعبیر بیان کرنے سے پہلے ہی رو پڑے اور کہنے لگے۔ حضور مسیح بھی آیا۔ ہم نے اس کا انتظار کیا۔ اور پھر اس پر ایمان بھی لائے۔ مگر میں تو پھر بھی

جھڈو کا جھڈو

ہی رہا۔ جنت میں گیا بھی۔ مگر سر ہی بیچے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ خواب میں سر بیچنا تو مبارک ہے۔ یہ تو نہیں کہ آپ کو اصلی شکل میں ٹوکری پکڑوا دی جائے گی۔ تو یہ حقیقت ہے۔ کہ لوگ آتے ہیں۔ سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور نیکی کے اتنے مواقع انہیں ملتے ہیں۔ کہ بادشاہت اس کے مقابل میں ہیچ ہے۔ مگر اتنے مواقع ملنے کے باوجود وہ بقول مولوی برہان الدین صاحب جہلمی مرحوم جھڈو کے جھڈو ہی رہتے ہیں۔ پس تمہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تم اپنے اندر ذکر الٰہی کی عادت پیدا کرو۔ اور روحانیت میں ترقی کرو۔ رمضان کے مہینہ سے

پورا پورا فائدہ حاصل کرو

موت کا وقت مقرر نہیں۔ موت آگئی۔ تو پھر تمہیں کونسا ایسا موقعہ ملیگا۔ کہ تم اپنی کھوئی ہوئی چیز کو واپس لا سکو۔ یا تم اپنے کھوئے ہوئے وقت کو لوٹا سکو۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیّت نمبر 11403 میں صوبیدار غلام رسول ولد شیخ محمد دین عمر 25 سال سکنہ کھارا نزد قادیان حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19/9/49 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اسوقت کوئی نہیں ماہوار آمد مبلغ -/9/242 روپے کا 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ فقط

العبد:۔ صوبیدار غلام رسول آرڈیننس ڈپو کراچی

گواہ شد:۔ اقبال احمد حال ایاز واقف زندگی حال دارو کراچی

گواہ شد:۔ عبدالقادر U. P. A آرڈیننس ڈپو ڈرگ روڈ۔

وصیّت نمبر 11404 میں زینب بی بی زوجہ مستری محمد حسین صاحب عمر 55 سال سکونتی فریدکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع ریاست فریدکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4-9-48 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ میرا مہر مبلغ تینتیس روپیہ چھ آنہ تھا۔ جو میں پہلے ہی وصول کرکے صرف کر چکی ہوں۔ اسکے علاوہ میرے پاس سولہ سو -/1600 کے زیورات تھے۔ جو میں نے فروخت کرکے خاوند کے ذریعے گھڑی سازی کی دوکان حاصل کرنے میں لگایا ہوا ہے اور اب یہی روپیہ میری جائداد ہے میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ اگر میری اور کوئی جائداد بوقت وفات یا بعد ازاں ثابت ہوگی تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن مذکورہ ہوگی۔ موجودہ قابل ادا حصہ وصیت مبلغ ایک سو ساٹھ روپیہ میں نے جماعت مقامی کے ذریعہ نقد ادا کر دیا ہے۔ محررہ 6 ستمبر 1948ء

العبد:۔ نشان انگوٹھا زینب بی بی

گواہ شد:۔ غلام رسول پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی

گواہ شد:۔ مستری محمد حسین گھڑی ساز خاوند موصیہ۔

وصیّت نمبر 11405 میں مرزا افضل الرحمٰن ولد مرزا برکت علی صاحب حال کراچی عمر 42 سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14/8/49 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/4/100 ایک سو روپیہ چودہ آنہ ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کا 1/10 بھی انجمن مذکور کی ملکیت ہوگی

الامتہ:۔ مرزا افضل الرحمٰن احمدی بقلم خود

گواہ شد:۔ مرزا برکت علی احمدی ڈلہوسی حال وارد ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ نواب دین عفی عنہ سیکرٹری تعلیم و تربیت وصایا۔

وصیت نمبر 11406 میں انور جان۔ زوجہ محمد صدیق صاحب عمر 25 سال سکنہ شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12/1/48 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/200 روپیہ جو کہ خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے متروکہ پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا

الامتہ: انور جان بقلم خود

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ محمد صدیق ولد رمضان شاہ

وصیت نمبر 11412 میں سیدہ اقبال بیگم بنت سید رمضان شاہ صاحب مرحوم ساکن بھاٹی دروازہ ڈاکخانہ وطن لاہور عمر 49 سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18/8/48 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ دو گھماؤں زمین جو شاہ مسکین میں ہے جس کی قیمت -/200 روپیہ 1/2 مرلہ رہائشی مکان پختہ جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ -/1000 ہے۔ دو عدد مرکیاں طلائی وزنی 2 ماشہ قیمت -/20 روپیہ حق مہر -/32 روپیہ جو میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ چھوٹے بڑے برتن قیمتی دس روپیہ کل قیمت -/1262 روپیہ بنتی ہے اسکے 1/10 کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامتہ:۔ سیدہ اقبال بیگم

گواہ شد:۔ مجید احمد پسر موصیہ سیکرٹری مال جماعت لاہور۔

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر 11413 میں سردار بیگم زوجہ فراکرم بیگ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15/8/48 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/32 روپیہ بذمہ خاوند۔ دو عدد چوڑیاں چاندی۔ مزدوری وغیرہ ماہوار -/10 Rs میں جائداد اور ماہوار آمدنی کا 1/10 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا سردار بیگم

گواہ شد:۔ محمد یوسف سکرٹری تعلیم و تربیت

گواہ شد:۔ محمد اکرم بیگ خاوند موصیہ 2/197

گواہ شد:۔ محمد رمضان کلرک ضلع و نظام موصی

وصیّت نمبر 11414 میں عبدالکریم منگل ولد جنیا صاحب عمر 60 سال سکنہ حال چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11-9-48 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد اندازاً -/50 روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے 1/10 داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ حال جودھامل بلڈنگ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات جس قدر میرا متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی۔

العبد:۔ موصی مستری عبدالکریم منگلوی بجنو منگان دکان نمبر 36 ویلڈنگ معرفت مستری علم الدین پسر مستری عبدالکریم صاحب

گواہ شد:۔ علم الدین ولد عبدالکریم

گواہ شد:۔ شیخ محمد حسین پنشنر محلہ گڑھا کوچہ منگلاں مکان نمبر 185 چنیوٹ ضلع جھنگ

صدقۃ الفطر

شریعت اسلامیہ کا ہر حکم نہایت ضروری اور واجب العمل ہے اور کسی حکم کو چھوٹا یا معمولی سمجھ کر ٹالنا ہرگز جائز نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جس حکم کو کوئی چھوٹا سمجھے۔ وہی اس کی نجات اور رضائے الٰہی کا باعث ہو اور اس پر عمل نہ کرنا خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جائے۔ احکام شریعت میں سے ایک نہایت ضروری حکم جو حقوق العباد سے متعلق ہے۔ صدقۃ الفطر ہے۔ جس کی ادائگی سے روزوں کی کمیاں اور نقائص دور ہوتے ہیں۔ تیز یتامیٰ۔ مساکین۔ بیوگان اور فقراء کو لباس و طعام مہیا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس حکم کی تعمیل ہر مسلمان پر فرض ہے۔ خواہ وہ کسی حیثیت یا کسی عمر کا کیوں نہ ہو۔ اور جو شخص اس فرض کو خود ادا نہ کر سکتا ہو۔ تو اس کے مربی اور نگران کا فرض ہے کہ وہ اس کی طرف سے یہ مقررہ رقم ادا کرے۔ بعض روایات کے مطابق۔ غلاموں۔ بچوں۔ مہمانوں اور نوزائیدہ بچوں کی طرف سے ادا کرنا دلیا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ بڑوں کی طرف سے اسکی مقدار شریعت اسلامیہ نے صاحب استطاعت لوگوں پر غلے کا ایک صاع اور کم طاقت رکھنے والوں پر نصف صاع مقرر کی ہے۔ صاع عرب میں ایک ماپنے کا پیمانہ ہے جو ہمارے ملک کے حساب سے پونے تین سیر وزن کے برابر بنتا ہے۔ سالم صاع ادا کرنا۔ افضل و اولیٰ ہے۔ اس کی ادائگی نماز عید سے قبل ضروری ہے۔ بلکہ کچھ دن پہلے دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ جہاں روزہ رکھ کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کر رہے ہیں وہاں وہ اس کا یہ چھوٹا سا حکم مان کر مزید ثواب حاصل کریں۔ فرض تو دیر سے دینے سے بھی ادا ہو ہو جائے گی۔ مگر جلد دینے سے غربا کو بروقت امداد مل جائے گی۔ اور وہ عید کے دن فاقہ سے محفوظ رہیں گے۔ اور ان کے دلوں سے آپ کے حق میں دعائیں نکلیں گی۔ جو آپ کی بخشش کا موجب ہو سکتی ہیں

مختلف علاقوں میں غلہ کی مختلف شرحوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک صاع کی قیمت 12/ اور نصف صاع کی قیمت 6/ مقرر کی جاتی ہے۔

یہ صدقہ مقامی غرباء اور مساکین پر خرچ ہو سکتا ہے۔ جو رقم مقامی غرباء اور مساکین سے بچے یا مقامی جماعت میں اس صدقہ کا کوئی مستحق نہ ہو تو اسے جلد مرکز میں ارسال کر دیا جائے

(نظارت بیت المال)

ہماری تبلیغی جدوجہد

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان میں ۸۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نومبائعین میں سے مبلغین سلسلہ کے ذریعہ ۵۸ اور افراد جماعتہائے احمدیہ کے ذریعہ ۱۲ احمدی ہوئے۔ باقی ۱۰ افراد خود اپنی تحقیقات کی بناء پر احمدی ہوئے۔

مبلغین اور احباب جماعت ہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں کے نام درج ذیل ہیں۔

(انچارج بیعت)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت		
سید محمد امین صاحب مبلغ کتووالی ضلع شیخوپورہ	۱	مولوی رحیم بخش صاحب مبلغ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور	۴
چوہدری محمد احمد صاحب مبلغ چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۴	محمد عبداللہ صاحب (مالاباری)	۳
مولوی نور محمد صاحب مبلغ چک ۹۳/۶-R ریاست بہاولپور	۲	مولوی غلام حیدر صاحب مبلغ محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۱۵
سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بندر روڈ کراچی	۳	چوہدری محمد منیر صاحب مبلغ جموں وکشمیر	۱۱
سید سردار علیشاہ صاحب مبلغ دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ	۳	مولوی محسن خانصاحب مبلغ کراچی اڑلیہ	۲
سید علی اصغر شاہ صاحب مبلغ ادرحمہ ضلع سرگودھا	۱	چوہدری فیض احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گدیاں ضلع سیالکوٹ	۱
مولوی غلام قادر صاحب مبلغ کنڈیوالی ریاست بہاول پور	۱	شیخ شمس الدین صاحب احمدی اڑلیہ	۱
مولوی محمد منشی خانصاحب مبلغ کنجرور ضلع سیالکوٹ	۶	سید ولایت حسین صاحب انسپکٹر وصایا	۱
حکیم عبدالرحمن صاحب مبلغ آنبہ ضلع شیخوپورہ	۲	علی اصغر صاحب لاڑکانہ سندھ	۱
		زوجہ محمد ملک صاحب سندھ	۱
		منشی احمد بخش صاحب دیہہ گوٹھ سندھ	۱
		ڈاکٹر سید مقبول حسین صاحب نبی کوٹ سندھ	۱
		شیخ محمد رفیق صاحب امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا	۲

تعلیم الاسلام کالج کی ایف ایس سی کلاسز کے طلباء کو اطلاع

تعلیم الاسلام کالج کی ایف۔ ایس سی کلاسز کے طلباء کو اعلان ہذا کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کا فزکس کا امتحان دوبارہ ہو رہا ہے۔ امتحان کی تاریخ یونیورسٹی نے ۹ اگست اور وقت ۳۰-۷ رکھا ہے۔ اور طلباء کی آسانی کے لئے یونیورسٹی نے اجازت دی ہے کہ لاہور، ملتان، راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ سنٹروں میں سے جس جگہ طلباء پسند کریں امتحان دے سکتے ہیں۔ مگر سنٹر کی اطلاع یونیورسٹی کو ۱۵ جولائی سے پہلے پہلے پہنچ جانا چاہیئے اور اپنا موجودہ پتہ بھی طلباء کے والدین اگر اس اعلان کو پڑھیں۔ تو ان کو فوراً اطلاع کر دیں۔ جہاں کہیں بھی ہوں۔

(پرنسپل)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو لکھیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔

فوری توجہ فرمائیں

لاہور کے خریداران الفضل کی خدمت میں عرض ہے کہ بعض احباب کی طرف سے قیمت اخبار باوجود متعدد یاددہانیوں کے تاحال وصول نہیں ہو رہی ہے۔ حالانکہ پرچہ ان کی خدمت میں باقاعدہ ان کے در دولت پر پہنچایا جا رہا ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں پھر عرض ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کی رقوم فوراً ادا فرما دیں۔ نیز کم از کم سالانہ قیمت اکیس روپیہ یا ششماہی قیمت گیارہ روپیہ پیشگی عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جولائی کے آخر تک بقایا اور پیشگی رقم اگر وصول نہ ہو گی۔ تو پھر مجبوراً پرچہ ان کی خدمت میں پہنچ نہ سکے گا۔ ہر طرح کے اخراجات برداشت کر کے اخبار تیار کرایا جاتا ہے۔ پھر اخبار پہنچانے کے لئے اخراجات برداشت کئے جاتے ہیں۔ اگر آپ قیمت اخبار عنایت نہ فرما دیں۔ تو پھر اخبار آپ تک کس طرح پہنچ سکتا ہے۔

بعض احباب کے ذمہ ۱۹۴۸ء کی قیمت اخبار بھی ہے۔ بعض احباب کی طرف سے ۱۹۵۰ء کی بھی قیمت وصول ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے احباب کو جزائے خیر عطا فرمادے۔

اس سے قبل بھی احباب کی خدمت میں بذریعہ اخبار اطلاع کر دی گئی ہے۔ نیز لوکل ایجنٹ کے ذریعہ یاددہانیاں کرائی گئی ہیں۔ بعض احباب نے توجہ فرمائی ہے۔ لیکن ہر ایک خریدار کا فرض ہے۔ کہ اخبار لینے کے لئے پیشگی رقم عنایت فرما دیں۔

(مینیجر الفضل)

اعلان

No: 1. Heavy Bridge ۲۳۰۰۸۰۰ سپاہی عبدالرشید صاحب ساکن محلہ دارالرحمت قادیان جو Heavy Bridge Coy Italy (ITALY) میں کام کرتے تھے اپنے موجودہ پتہ سے فوراً نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ نیز ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گزٹ آف انڈیا مجریہ ۴۶/۴/۱۵ کے ماتحت انہیں دس روپیہ ماہوار جنگی انعام دیا جانا منظور ہوا ہے۔ اس کے حصول کے لئے وہ فوراً آفیسر انچارج ریکارڈ آر۔ پی۔ ای سنٹر سیالکوٹ Officer Incharge Record R.P.E. Center Sial Kot کو درخواست کریں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو وہ اس اعلان سے ان کو آگاہ کر دیں۔ نیز نظارت ہذا کو بھی اطلاع کر دیں۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ٹنڈر نوٹس!

دستخط کنندہ ذیل کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے منٹگمری پراونشل ڈویژن میں مندرجہ ذیل کام کے لئے ۹ جولائی ۱۹۴۹ء کو ۱۱ بجے صبح تک ٹنڈر وصول کرینگے

نمبر شمار - کام کی نوعیت	تخمیناً مقدار مطلوبہ	تخمیناً لاگت	رقم پیشگی
۱۔ سال ۵۰-۱۹۴۹ء کے لئے منٹگمری پراونشل ڈویژن میں بجری جمع کرنا ½ انچ سے ¾ انچ کی ماڑی انڈس بجری الف۔ او۔ آر بجری نکالنے کی جگہ سے ٹرکوں میں لاکر	مکعب فٹ	دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ	ایک ہزار روپیہ

ٹنڈر دینے والے مفصل اشتہار دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں کام کے دنوں میں ۷ بجے صبح سے ایک بجے بعد دوپہر تک دیکھ سکتے ہیں۔ جن ٹنڈروں کیساتھ رقم پیشگی نہ ہو گا۔ وہ انہیں کھولے بغیر ہی واپس کر دیا جائیگا۔

ایگزیکٹو انجنیئر منٹگمری پراونشل ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج گورنمنٹ کالج منٹگمری۔

کنٹریکٹ ۱

زر تخمینہ -/70,000 = زر ضمانت -/1400

مندرجہ بالا کام کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو کہ بتاریخ ۲۱-۷-۴۹ دس بجے دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہیئے۔ ٹنڈر فارم شیڈول ریٹ و دیگر تفصیلات متعلقہ کام مندرجہ بالا دفتر ہذا میں کسی دن بھی ۷ بجے سے لے کر ایک بجے تک دیکھے جا سکتے ہیں۔ رسید خزانہ مبلغ -/۱۴۰۰ بطور ضمانت ہر ٹنڈر کے ہمراہ آنی چاہیئے۔ ٹنڈر مبلغ آٹھ آنہ ادا کرنے پر دفتر ہذا سے مل سکتے ہیں۔ زر ضمانت Revenue Deposit بنام ایگزیکٹو انجنیئر منٹگمری پبلک ہیلتھ ڈویژن جمع کرایا جائے۔ ٹنڈر بغیر چالان کے ناقابل غور ہو گا۔ ایگزیکٹو انجنیئر کو بغیر کسی وجہ ظاہر کئے ہوئے کے ٹنڈر منسوخ کرنیکا اختیار ہے

دستخط۔ سعید احمد ایگزیکٹو انجنیئر منٹگمری پبلک ہیلتھ ڈویژن

سیستان (ایران) میں قحط - ایران کی پاکستان سے مدد کی درخواست

کراچی ۹ر جولائی:۔ معلوم ہوا ہے - کہ ایران نے حکومت پاکستان سے درخواست کی ہے - وہ چھ ہزار ٹن گیہوں اور ۲ ہزار ٹن مکئی فوراً ایران کے لئے بھیجدے - اس اناج کی سیستان میں فوری ضرورت ہے - تاکہ وہاں قحط کو دور کیا جاسکے - سیستان ایران - بلوچستان کی سرحد پر واقع ہے - سیستان چند سال پہلے ایک فاضل پیداوار کا علاقہ تھا - لیکن اب ۱۹۴۷ء سے یہ قحط زدہ ہے - اس کی وجہ یا تو پانی کی کمیابی یا بارش کی زیادتی ہے - ۱۹۴۸ء میں افغانستان کے اس فیصلے سے کہ دریائے ہلمند کا قدرتی رُخ بدلا جائیگا - سیستان میں پانی کی سخت کمی پڑ گئی - اور صوبے کی فصل کو نقصان اُٹھانا پڑا - گذشتہ سال سیلاب آجانے کی وجہ سے ساری کی ساری فصل بہ گئی - (استار)

موٹر کار اور رکشا کا تصادم

کراچی ۹ - جولائی:۔ آج صبح کوئنس روڈ پر ایک موٹر کار اور ایک سائیکل رکشا میں تصادم ہو گیا - اس حادثہ کا دو یورپی باشندے شکار ہوئے - ان دونوں کو شناخت کر لیا گیا ہے - ان میں سے ایک جیمس کیتھ رابرٹ وشنگ (۴۲ سال) ہیں - جو ریڈیو پاکستان ائیر فورس ڈرگ روڈ میں موسیقی کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے سویلین افسر تھے - اور دوسری ایک خاتون ہیں - وہ مانچسٹر کی رہنے والی ہیں -

موٹر میں بیٹھے ہوئے دونوں افراد کو کوئی چوٹ نہیں لگی - رکشا چلانے والا سخت مجروح ہوا - اسے اسپتال میں داخل کر دیا گیا - اس کی رکشا بالکل ٹوٹ پھوٹ گئی - موٹر کار کے اگلے حصہ کو معمولی سا نقصان پہنچا - پولیس حادثہ کے اسباب کی تحقیقات کر رہی ہے (استار)

ایرانی انڈر سیکرٹری کی گرفتاری

طہران ۹ جولائی:۔ ایران میں چینی کی قلت کی وجہ سے کئی ہفتہ سے گڑبڑ رہی ہے - اس سلسلہ میں سرکاری وکیل کے حکم پر ایرانی وزارت مالیات کے انڈر سیکرٹری کو گرفتار کر لیا گیا ہے - یہاں اشیاء کی قلت غیر معمولی بات نہیں ہے لیکن جب انتظام میں کسی قسم کی گڑبڑ نہیں ہوتی - تب بھی عوام تاجروں اور وزراء کو قلت کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں -

وزیر مالیات نے بتایا - کہ کافی مقدار میں چینی فراہم کی گئی تھی - پتہ نہیں کہ وہ چینی کیا کی گئی - مزید مقدار سمندر کے راستے سے آرہی ہے - اور جلد ہی تقسیم کے لئے یہاں پہنچ جائے گی - (استار)

برطانیہ میں ایٹمی تجربات کی نئی معمل گاہ

لندن ۹ر جولائی:۔ برطانیہ کے ایٹمی سائنسدان اس ہفتہ ایک نئی معمل گاہ میں جارہے ہیں - جو دس لاکھ پونڈ کی مالیت سے تیار ہوئی ہے - یہ معمل گاہ ایک دو منزلہ عمارت ہے - جس میں ایک بڑا اونچا مینار ہے جو ایک پُر تکلف ہوٹل معلوم ہوتی ہے - جونہی وہ تجربہ گاہ کے دروازوں پر پہنچیں گے - دروازے خود بخود کھل جائیں گے - یہ دروازے اس لئے کھل جائیں گے - کہ اُن کے ہاتھوں پر ریڈیو ایکٹو مادے کے اثرات ہوں گے - دھونے کے کمروں میں نہ تو نل ہیں - اور نہ ہی تولئے ہیں - اس نئی پر تکلف معمل گاہ میں ہر تین کمروں کے لئے ایک مکمل غسل خانہ موجود ہے - ان تمام میں ایک پیڈل کو چھونے سے پانی برتن میں آنے لگتا ہے - ایک دوسرا پیڈل چھونے سے گرم ہوا کے جھونکے آکر ہاتھوں کو خشک کر دیتے ہیں خوشبودار تیل - سگریٹ وغیرہ پینا - حتیٰ کہ مٹھائی اور نمک تک کھانا معمل گاہ میں قطعی ممنوع ہے اس لئے کہ ممکن ہے - وہ ریڈیو ایکٹو ذرات کھینچ لیں اس نئی معمل گاہ میں جو سائنسدان کام کر رہے ہیں وہ ایٹم کی تحقیقات میں سب سے زیادہ سخت کام انجام دے رہے ہیں - وہ یورینیم کی سلاخوں سے بہت زیادہ آتشگیر مادے کو علیحدہ کر رہے ہیں - (استار)

اسٹریپٹو مائی سین کی قیمت

چار روپے چار آنہ فی گرام مقرر کر دی گئی

کراچی ۹ر جولائی:۔ پاکستان ڈرگز کنٹرولر (ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل میڈیکل سروسز پاکستان کراچی) نے مغربی پاکستان کے لئے اسٹریپٹو مائی سین کی خوردہ فروشی کی قیمت چار روپیہ چار آنہ فی گرام مقرر کی ہے تا اطلاع ثانی یہی قیمت رائج رہے گی عوام کو ان کے مفاد کے پیش نظر مشورہ دیا جاتا ہے - وہ اس سے زیادہ قیمت ادا نہ کریں - اس امر کی بجا طور پر توقع ہے کہ اسٹریپٹو مائی سین کی قیمت آئندہ اور بھی گرے گی - اس دوا کو خریدنے کے لئے اجازت حاصل کرنا البتہ بدستور ضروری ہوگا - یہ اجازت نامے صوبوں میں ایڈمنسٹریٹو میڈیکل افسروں اور ریاستوں میں چیف میڈیکل افسروں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں - کراچی میں اس قسم کے اجازت نامے ڈائرکٹر جنرل میڈیکل سروسز پاکستان کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں

شام اور سعودی عرب میں سیاسی گفتگو

دمشق ۹ر جولائی:۔ شام کی وزارت خارجہ کے ایک بڑے افسر نے اس اطلاع کی تردید کی ہے شام اور سعودی عرب میں سیاسی اور تجارتی گفت و شنید شروع ہونے والی ہے (استار)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ترکی کو ٹیکنیکل امداد کی ضرورت ہے

(امریکی انجینئر کی رائے)

نیویارک ۹ جولائی - بیسویں صدی فنڈ نے ابھی حال ہی میں ایک رپورٹ شائع کی ہے - اس کے مطابق امریکی باشندے ترکی کی مدد روپیہ یا سرمایہ سے زیادہ ٹیکنیکل امداد کی صورت میں کر سکتے ہیں جس سے ترکی کی معاشی ترقی ہو - بیسویں صدی فنڈ ایک بااثر امریکی ادارہ ہے جو سائنٹیفک تحقیقات اور زمانہ حال کے معاشی مسائل پر عوامی تعلیم کے لئے قائم کیا گیا ہے - یہ رپورٹ میکس تھورن برگ نے لکھی ہے - جو انجینئرنگ اور تجارت کے مشیر ہیں اور ابھی حال ہی میں ترکی سے آئے ہیں یہ فنڈ کی طرف سے ترکی کے سروے کرنے گئے تھے - اپنی تحقیقات کے نتائج کو اختصاراً پیش کرتے ہوئے تھورن برگ نے لکھا ہے

ترکی ایک ایسی قوم ہے جس کے پاس قدرتی اور انسانی دونوں قسم کے غیر معمولی وسائل موجود ہیں اس کے پاس وسیع معدنی ذخائر بشینی قوت کے عظیم وسائل - موافق آب و ہوا - ایک مستحکم زراعتی بنیاد - ایسے باشندے جو مقابلہ کرنے کی اعلےٰ صلاحیتیں رکھتے ہیں اور وسیع زمین ہے - بحری اور بری تجارت کے لئے مرکزی جگہ رکھتا ہے -

انہوں نے مزید کہا ہے - مغربی یورپ اور امریکہ کے معیار کے مطابق یہ ملک ہنوز غیر ترقی یافتہ ہے ترقی کی بنیادیں رکھنے کے لئے ترکی کو صرف سرمایہ کی ضرورت نہیں ہے - اگر تلاش کیا جائے تو گھریلو سرمایہ آسانی سے مل سکتا ہے - حکومت خود اگر سب نہیں تو بڑی حد تک عوامی سرگرمیوں پر جن میں غیر ملکی تبادلہ زر بھی شامل ہے سرمایہ لگا سکتی ہے بشرطیکہ وہ بڑے پیمانے پر ملک کو صنعتی بنانے کی اسکیموں پر توجہ دینے کی بجائے ابتدائی ضروریات پر توجہ دے - (استار)

عبد اللہ اور عبد الالٰہ کا عزم لنڈن

لنڈن ۹ جولائی - عراق کے ولی السلطنت عبد الالٰہ اتوار کے روز یہاں آٹھ ہفتے قیام کرنے کے لئے پہنچ رہے ہیں - شرق اردن کے شاہ عبد اللہ اگست کے اوائل میں یہاں پہونچیں گے قطعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان دونوں کی آمد میں کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ان کا تعلق اس کانفرنس سے ہے جو مشرق وسطیٰ میں برطانوی سفارتی نمائندوں کی منعقد ہوگی اور جو ۲۱ر جولائی کو مسٹر بیون سے ملاقات کریں گے - شاہ عبد اللہ نے بہت عرصہ سے لنڈن آنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے - لیکن شرق اردن کے داخلی حالات اور فلسطین کی جنگ کی وجہ سے وہ اب تک نہ آسکے - یہ آمد محض نجی نوعیت کی ہوگی - امیر عبد الالٰہ عام طور پر ہر سال نوجوان شاہ فیصل کو دیکھنے یہاں آتے ہیں - شاہ فیصل یہاں ہیرو میں تعلیم پارہے ہیں - ان کی آمد بھی محض نجی حیثیت رکھتی ہے - گو کہ انہیں اور شاہ عبد اللہ دونوں کا برطانوی حکومت خیر مقدم کرے گی (استار)

شارک لیور آئیل سے وٹامن

نیویارک ۹ر جولائی - ہائیڈرو بیالوجی کے ادارے کے ڈائرکٹر ابراہیم سمرا نے اقوام متحدہ کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ شارک لیور آئل (مگرمچھ کے جگر کا تیل) سے وٹامن اے اور ڈی پیدا کرنے کے لئے ایک کارخانہ سویز میں یا بحر احمر کے ساتھ کسی اور مقام پر جہاں مگرمچھ پائے جاتے ہوں قائم کیا جائے - ڈاکٹر سمرا کا مشورہ - اس دستاویز میں تحریر ہے جو وسائل کو محفوظ رکھنے اور استعمال کرنے پر اقوام متحدہ کی سائنٹیفک کانفرنس کے سامنے پیش کی جائے گی - یہ کانفرنس اپنا پہلا اجلاس ۱۷ر اگست سے لیک سکس میں شروع کرے گی - مصر میں تجربات کے نتائج بیان کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے کہ مصری سمندروں میں جو مگرمچھ پکڑے گئے ان کے جگر کے تیل سے جو وٹامن اے نکالا گیا وہ اس سے تین گنا زیادہ تھا جو مچھلی کے تیل میں ہوتا ہے (استار)

چیکو سلواکیہ میں فساد

پراگ ۹ر جولائی - کل چیکوسلواکیہ کے اخبارات میں سرکاری طور پر یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ اکثریت والے کیتھولک سلواکیہ کے مغربی اور مرکزی علاقوں میں فسادات ہوئے اور کمیونسٹ رہنماؤں اور پولیس پر قاتلانہ حملے کئے گئے (استار)

زراعتی کالج لائلپور کے کوائف

پنجاب زراعتی کالج لائلپور میں فرسٹ ایر کلاس کا داخلہ پچھلے مہینہ کی ۲۱ تاریخ کو ہوا - کالج میں داخلہ کے لئے درخواستوں کی تعداد تقسیم سے پہلے مسلمان طلباء کی درخواستوں کے برابر تھی کل درخواستوں میں سے ۸۷ طلباء کی درخواستیں منظور کی گئی ہیں - ۲۸ر جون ۱۹۴۹ء سے کالج میں فرسٹ ایر کی پڑھائی شروع ہو گئی ہے - ڈاکٹر خان عبد الرحمٰن پرنسپل کالج نے طلباء کو کالج کے ضبط و نظم اور مدرسہ کبیر کے ہیئے سپورٹ بننے پر لیکچر دیا - موصوف نے انہیں کالج کے نصب العین یعنی مملکت پاکستان کے لئے اپنی ذہانت اور خون سے خدمت کرنے پر کاربند رہنے کی تلقین کی فرسٹ ایر کے طلباء کو کالج کے مختلف شعبے دکھائے گئے تاکہ انہیں یہاں کے عام جغرافیائی حالات سے واقفیت ہو جائے - ہر ایک طالبعلم کے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ مجھر دانی - جسمانی ورزش کا ڈریس اور جائے نماز وغیرہ رکھے - ڈاکٹر صاحب نے تیرا کی جاننے والے طلباء کی گنتی سے معلوم کیا کہ صرف پانچ فیصدی طالبعلموں کو تیرنا آتا ہے جس کے نتیجہ میں لڑکوں کے لئے تیراکی سیکھنا لازمی ہوگا ہے تمام طلباء کو پانچ پانچ طلباء کے پندرہ گروپوں میں تقسیم کر کے ایک انسٹرکٹر کے سپرد کیا گیا جنہوں نے انہیں تیرنا سکھا دیا -